السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کو غسل دیتے وقت کس طرح رکھا جائے ؟ کیونکہ یہاں ایک فریق کہتا ہے کہ : شمال جنوب کو رکھنا چاہیے جس طرح قبر میں لٹاتے ہیں ۔

دوسرا فریق کہتا ہے کہ : مشرق مغرب کی طرف رکھا جائے جس طرح بیمار اشارہ سے نماز پڑھتا ہے ۔

اول فریق کہتا ہے کہ : مشرق مغرب میں رکھنا گناہ ہے کیونکہ جب تھوکنا اور پشت کرنا قبلہ کی طرف منع ہے تو میت کے پاؤں کیوں قبلہ کی طرف کئے جائیں ۔

دوسرا فریق کہتا ہے کہ : فتاوی عالمگیری میں دونوں طرح جائز لکھا ہے جس طرح آسان ہو، کرلیا جائے ۔

اول فریق کہتا ہے کہ فتاوی عالمگیری کی حدیث جو قبلہ کی طرف میت کے پاؤں کرنے کے متعلق لکھا ہے ۔ کیا واقعی ضعیف ہے ؟ اگر میت کو مشرق مغرب میں رکھ کر یعنی قبلہ کی طرف اس کے پاؤں کر کے غسل دیا جائے تو میت کے غسل دینے والے گناہ گار ہوں گے ؟ اس طرف عام طور پر میت کو غسل مشرق ومغرب کر کے دیتے ہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب میت کو غسل دینے کے واسطے تخت یا چارپائی پر لٹائیں تو کس رخ پر لٹائیں اس بارے میں کوئی حدیث نظر سے نہیں گزری ۔ علماء کی رائیں اس بارے میں مختلف ہیں بعض کہتے ہیں : جیسے قبر میں لٹایا جاتا ہے اسی طرح غسل دینے کے وقت بھی لٹانا چاہیے ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ : اس طرح لٹایا جائے کہ پیر قبلہ کی طرف ہوں ۔

فقیہ سرخسی حنفی کہتے ہیں : اصح یہ ہے کہ جس رخ الٹانے میں آسانی ہو اسی رخ لٹائیں ۔

فتاویٰ عالمگیری 1 221 میں ہے : ''وکیفیة الوضع عند بعض أصحابنا الوضع طولا کما فی حالة المرض، اذا أراد الصلوة بایماء، ومنهم من اختار الوضع کما یوضع فی القبر، والأصح أنه یوضع کما تیسر، کذا فی الظهیریة،، انتهی ۔

معلوم ہوا کہ دونوں طرح لٹا کر غسل دینا جائز ہے ۔ نہ مشرق مغرب رکھنے میں گناہ ہے نہ شمال جنوب لٹا کر غسل دینے میں کوئی حرج ۔ ہاں افضل میرے نزدیک یہی دوسری صورت ہے، نہ اس وجہ سے کہ قبلہ کی طرف پاؤں یا پشت کرنا منع ہے کیونکہ اس کی ممانعت کسی حدیث سے ثابت نہیں ۔ بلکہ اس لیے کہ ایسا کرنے میں بیمار اور عاجز کے لیٹ کر نماز پڑھنے کی ہیٔت اور قبر میں دفن کی حالت کے ساتھ مشابہت ہوجاتی ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری حدیث کی کتاب نہیں ہے حنفی مذہب کی فقہ کی کتاب ہے ۔ جس میں حنفی علماء کے فتاویٰ درج ہیں ۔ بیمار آدمی کو جو بیٹھ کر نماز نہ ادا کرسکے حدیث کے مطابق شمال وجنوب دائیں پہلو پر لیٹ کر قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنی چاہیے ۔ ''عَن عِمرَانَ بنِ حُصَینٍ قَالَ : سَأَلتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَن صَلَاةِ المَرِیضِ ؟ فَقَالَ : صَلِّ قَائِمًا، فَإِن لَم تَستَطِع فَقَاعِدًا، فَإِن لَم تَستَطِع فَعَلَی جَنبٍ (ترمذی) قال شیخنا فی شرح الترمذی : ''فِی حَدِیثِ عَلِیٍّ عِندَ الدَّارَقُطنِیِّ عَلَی جَنبِهِ الأَیمَنِ مُستَقبِلَ القِبلَةِ بِوَجهِهِ وَهُوَ حُجَّةٌ لِلجُمهُورِ فِی الِانتِقَالِ مِنَ القُعُودِ إِلَی الصَّلَاةِ عَلَی الجَنبِ وَعَنِ الحَنَفِیَّةِ وَبَعضِ الشَّافِعِیَّةِ یَستَلقِی عَلَی ظَهرِهِ وَیَجعَلُ عَلی رِجلَیهِ إِلَی القِبلَةِ وَوَقَعَ فِی حَدِیثِ عَلِیٍّ أَنَّ حَالَةَ الِاستِلقَاءِ تَکُونُ عِندَ العَجزِ عَن حَالَةِ الِاضطِجَاعِ ،، (تحفة الاحوذی 1/ 293).-

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1 ۔ کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 432

محدث فتویٰ